احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 22 فروری 2014ء

FR-10

1913ء سے جاری شدہ

روزنامہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 22 فروری 2014ء 21 ربیع الثانی 1435 ہجری 22 تبلیغ 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 43

علم بڑھنے کی دعا

پس اللہ سچا بادشاہ بہت رفیع الشان ہے۔ پس قرآن (کے پڑھنے) میں جلدی نہ کیا کر پیشتر اس کے کہ وحی تجھ پر مکمل کر دی جائے اور یہ کہا کر کہ اے میرے رب! مجھے علم میں بڑھا دے۔

(طٰہٰ:115)

اخلاق عالیہ صحابہ کرامؓ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عمرؓ کو اللہ تعالیٰ نے خاص علم اور فضل سے نوازا تھا۔ آنحضور ﷺ نے ایک دفعہ علم و فضل کے متعلق اپنی ایک رؤیاء بیان فرمائی جس میں آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ نے دودھ پیا اور اتنا سیر ہو کر پیا کہ وہ آپؐ کے ناخنوں سے باہر نکلنے لگا۔ پھر آپؐ نے یہ برتن حضرت عمرؓ کو دے دیا۔ صحابہ نے پوچھا کہ آپؐ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی؟ آپؐ نے فرمایا اس کی تعبیر علم ہے۔ عمر نے میرے علم سے وافر حصہ پایا ہے۔

دوسری رؤیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ''میں نے خواب میں بعض لوگوں کو قمیصیں پہنے دیکھا ہے۔ بعض اصحاب تو بہت چھوٹے چھوٹے قمیص پہنے ہوئے تھے بعض کے قمیص ان کے کندھوں تک آرہے ہیں تو کسی کے سینے تک اور بعض کے پیٹ تک، مگر عمرؓ کو دیکھا کہ ان کا قمیص بہت لمبا ہے۔ اتنا لمبا کہ وہ اسے ٹخنوں سے نیچے زمین پر گھسیٹتے ہوئے آرہے ہیں۔ صحابہ نے عرض کیا اس کی کیا تعبیر ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر دین سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عمر کو دین میں خاص دسترس عطا فرمائی ہے۔ اور دین کا وافر حصہ انہیں کو بخشا ہے۔'' (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

حضرت عبداللہ مسعودؓ کہتے تھے کہ ''اگر حضرت عمر کا علم ایک پلڑے میں رکھا جائے اور باقی لوگوں کا علم دوسرے پلڑے میں تو عمر کا پلڑا بھاری ہو جائے۔'' (مجمع الزوائد جلد 9 ص 69)

عمر کو آئندہ جن عظیم الشان خدمات کی توفیق ملنے والی تھی، ان کا تذکرہ بھی رسول اللہ ﷺ کی ایک عظیم الشان رؤیا میں ملتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا ''میں نے دیکھا کہ میں ایک ڈول کے ذریعہ سے کنوئیں سے پانی نکال رہا ہوں۔ پھر ابوبکر ایک دو ڈول نکالتے ہیں مگر کمزوری سے۔ ان کے بعد عمر کے آتے ہی اچانک ڈول کی جسامت بڑھ جاتی ہے۔ فرمایا میں نے کبھی ایسا جوان مرد نہیں دیکھا جو اس شان کے ساتھ پانی کھینچے جیسے عمر نے یہ کام کیا۔ اور اس ڈول سے اتنا پانی نکالا کہ تمام لوگوں نے خوب پیا اور سیر ہو گئے اور تمام جانوروں نے بھی پیا اور سیر ہو گئے۔'' (بخاری کتاب المناقب باب مناقب عمرؓ)

اس رؤیا میں دراصل حضرت عمرؓ کی اُن خدمات کی طرف اشارہ تھا جو ان کے دور خلافت میں مقدّر تھیں۔ چنانچہ اپنے عہد خلافت میں انہیں عظیم الشان خدمت اور کارناموں کی توفیق ملی۔ اُن میں ایک اہم خدمت نظام خلافت کا استحکام ہے۔ اس کے علاوہ نظام شوریٰ احتساب کے محکمہ کا باقاعدہ انتظام، بیت المال کا باقاعدہ انتظام، ملکی نظم وضبط، عدل وانصاف کا اہتمام، قاضیوں کی عدالتوں کا باقاعدہ نظام اور نظام فوج خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت عمرؓ اپنی فوج کے امراء کو تاکید فرماتے تھے کہ علم دین میں کمال پیدا کریں اور اسے رواج دیں کیونکہ باطل کو حق سمجھ کر اس کی پیروی کرنے والا یا حق کو باطل سمجھ کر اسے ترک کرنے والے کی بہر حال پرسش ہوگی اور جہالت کا عذر کام نہ آئے گا۔ (کنزالعمال جلد 5 ص 228)

(بحوالہ سیرت صحابہ رسول ﷺ صفحہ 56 از حافظ مظفر احمد صاحب)

محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

جیسا کہ احباب جماعت کو اطلاع دی جاچکی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت سارہ بیگم صاحبہ کے فرزند محترم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب مورخہ 17 فروری 2014ء کو بعمر 82 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔

آپ کی نماز جنازہ مورخہ 19 فروری کو بعد از نماز ظہر بیت مبارک میں محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور بعدازاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ جنازہ اور تدفین کے موقع پر اہل ربوہ اور دیگر جماعتوں سے کثیر تعداد میں احباب جماعت شریک ہوئے۔

آپ بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کے مالک تھے۔ آپ محبت کرنے والے، ملنسار اور سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے۔ خوش مزاجی اور خوش گفتاری آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔ آپ محنتی اور علم دوست شخصیت تھے۔ آپ خلیفہ وقت کے فرمانبرداروں میں سے تھے۔ آپ عبادت گزار اور دعا گو انسان تھے۔ مرحوم مالی قربانی میں پیش پیش تھے۔ آپ غریبوں کے ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم ایک شفیق باپ اور محبت کرنے والے خاوند تھے۔ آپ نے اپنے بچوں کی عمدہ رنگ میں تربیت کی۔ ہمیشہ خلافت کی محبت ان کے دلوں میں پیدا کی اور اپنے پیچھے اپنے لئے دعائیں کرنے والی اولاد چھوڑی۔ مرحوم کا اپنے تمام دامادوں کے ساتھ بھی محبت وپیار اور احترام کا تعلق تھا۔

باقی صفحہ 8 پر

مکرم عطاء المجیب راشد صاحب صدر ایسوسی ایشن

تعلیم الاسلام کالج اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن برطانیہ کی مساعی

سال 2013 پر ایک طائرانہ نظر

☆دوران سال ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ (جس کے کل ممبران کی تعداد 20 ہے) کے ماہانہ اجلاس باقاعدگی کے ساتھ منعقد ہوتے رہے۔

☆دو سال قبل ممبران کی تجنید 208 تھی۔ اس سال کے آخر میں تجنید بڑھ کر قریباً 300 ہو چکی ہے۔

☆ایسوسی ایشن کے تحت ''مجلس علم و عمل'' قائم ہے اس مجلس کے تحت 6؍اپریل کو سرائے انصار میں ایک بہت مفید اور پُر لطف مجلس کا انعقاد کیا گیا۔ اس کے مہمان خصوصی مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا تھے۔ اگرچہ آپ تعلیم الاسلام کالج کے سابق طالب علم نہیں لیکن آپ نے بہت لمبا عرصہ ربوہ میں گزارا ہے۔ اس حوالہ سے آپ نے ''ربوہ کی حسین یادیں'' بہت پُر لطف انداز میں اردو زبان میں بیان کیں۔ اس پُر لطف مجلس کی مختصر روئیداد جب رسالہ المنار میں شائع ہوئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان کے واقعات کو بہت پسند فرمایا اور خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

☆لندن کے قریب ایک خوبصورت اور تفریحی جزیرہ ہے جس کا نام ISLE OF WIGHT ہے۔

16 مئی کو ایسوسی ایشن نے اس جزیرہ میں ایک دن کا بھرپور تفریحی پروگرام بنایا جس میں 24 سابق طلبہ نے شرکت کی۔ سفر بذریعہ وین اور فیری کیا گیا۔ پُرلطف مقامات اور خوبصورت نظاروں سے سب بہت محظوظ ہوئے۔ دوران سفر کلو اجمیعاً اور باجماعت نمازوں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ یہ پروگرام بہت معلوماتی ثابت ہوا اور ایک یادگار دن بن گیا۔

☆عیدالفطر کے اگلے روز 11؍اگست کو مجلس علم و عمل کے زیر اہتمام محمود ہال بیت فضل لندن میں ''برکاتِ خلافت'' کے عنوان پر ایک ایمان افروز مشاعرہ منعقد کیا گیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت نے اس تقریب کو رونقوں اور خوشیوں سے بھر دیا۔ کالج کے سابق طلبہ نے خلافت کے بابرکت موضوع پر اپنے مخلصانہ جذبات اور خیالات کا بہت عمدہ اظہار کیا۔

☆جلسہ سالانہ برطانیہ کے دوسرے روز دوپہر کے کھانے کے مختصر وقفہ میں تعلیم الاسلام کالج کے سابق اساتذہ اور بیرونی ممالک سے آئے ہوئے سابق طلبہ کے ساتھ برطانیہ کے سابق طلبہ کا ایک شاندار اجلاس منعقد ہوا۔ دعوتِ طعام کے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب اور دیگر اساتذہ اور مہمانان کرام نے بہت بے تکلفانہ انداز میں اپنے اپنے زمانہ کے تعلیم الاسلام کالج کی دلچسپ یادوں کو بیان کیا۔ آخر میں مہمانوں اور مقامی طلبہ نے گروپ تصاویر میں شرکت کی۔

☆ماہ دسمبر میں تعلیم الاسلام کالج کی روایات اور یادوں کو زندہ کرتے ہوئے ایسوسی ایشن کو ''پہلی سپورٹس ریلی'' منعقد کرنے کی توفیق ملی جو بیت الفتوح کے وسیع وعریض طاہر ہال میں منعقد ہوئی۔ اس دو روزہ ریلی میں کالج کے سابق طلبہ اور سابق طلبہ کے بعض بچوں نے بھی شرکت کی۔ اس ریلی میں باسکٹ بال، والی بال، بیڈمنٹن کے پُرجوش مقابلے ہوئے۔

علاوہ تفریح طبع کے لئے میوزیکل چیئرز اور بیت بازی کے مقابلے بھی ہوئے۔ آخر میں شرکاء کو سندات دی گئیں۔

☆اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایسوسی ایشن کو اپنی ایک مستقل ویب سائٹ تیار کرنے کی توفیق ملی۔ جماعتی ویب سائٹ کے بھرپور تعاون اور راہنمائی سے ویب سائٹ کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ رفتہ رفتہ اس میں مزید مواد شامل کر کے اس کو زیادہ جامع، دلچسپ اور مفید بنایا جائے گا۔

☆ایسوسی ایشن کی طرف سے کالج کے مشہور رسالہ المنار کو اسی نام سے ایک ای گزٹ کے طور پر شائع کیا جاتا ہے۔ اس کا آغاز جنوری 2011ء سے ہوا۔ آٹھ صفحات کا یہ مصور گزٹ اپنی افادیت کی وجہ سے ایک خاص مقام حاصل کر چکا ہے اور حضور انور نے بھی خوشنودی کے کلمات سے نوازا ہے۔ الحمدللہ کہ جنوری 2014ء سے یہ رسالہ چوتھے سال میں داخل ہو رہا ہے۔ کالج کے حوالہ سے بہت سے قیمتی مقالات، مضامین، تصاویر اور دلچسپ واقعات اس کے صفحات میں محفوظ ہو چکے ہیں۔ ممبران کو یہ رسالہ انفرادی طور پر ای میل کے ذریعہ بھجوایا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں افادہ عام کیلئے یہ ای گزٹ جماعت کی عالمگیر ویب سائٹ پر PERIODICALS کے حصہ میں موجود ہوتا ہے۔

☆ایسوسی ایشن کی مساعی کا ایک پہلو ایسے نادار مگر قابل احمدی طالب علموں کی خدمت میں مالی امداد کا تحفہ پیش کرنا ہے جن کے لئے تعلیم کے راستوں میں روکیں ڈالی جا رہی ہیں۔ حضور انور نے اس بارہ میں سابق طلبہ کو متعدد مواقع پر ان کی اس ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے۔

اس تحریک کے جواب میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی ایسوسی ایشن کو 2011ء میں دو لاکھ روپے کے برابر، 2012ء میں چار لاکھ روپے کے برابر اور 2013ء میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ لاکھ روپے کے برابر رقم حضور انور کی خدمت میں اس کارِ خیر کی مد میں پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔

خدا کرے کہ ممبران کی یہ کوشش اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول ہو اور اس نیک میدان میں ان کے قدم آگے سے آگے بڑھتے چلے جائیں۔ آمین

حمد و مناجات

سنو ہم سب کا اک پیارا خدا ہے — وہ محسن لائق حمد و ثنا ہے
ہے واحد لَا شَرِیْکَ لَہٗ یقیناً — وہی مالک وہی بحر العطا ہے
اسی نے ہم کو جسم و جاں ہیں بخشے — معیشت کا بھی سب ساماں کیا ہے
زمین و آسماں اور چاند سورج — ہوا پانی غرض کیا کیا دیا ہے
اٹھا کر آنکھ دیکھو حسنِ منظر — اسی کے فیض کا گلشن کھلا ہے
شمارِ فضلِ مولیٰ غیر ممکن!! — بشر کو شکرِ باری ہی روا ہے
عدو کی سازشیں گہری بہت ہیں — حصارِ عافیت اس کی ردا ہے
ہے واجب گڑگڑائیں اس کے در پر — وگرنہ مونہہ درندوں کا کھلا ہے
کہاں بس میں کسی کے استقامت — زہے قسمت یہ اللہ کی عطا ہے
کرو خلقِ خدا سے تم بھلائی — کہ مضمر اس میں خالق کی رضا ہے
کٹیں لمحات سب یادِ خدا میں — یہی تو شیوۂ اہلِ صفا ہے
خدا کا جو ہے نافرمان بندہ — جہاں سے خائب و خاسر گیا ہے
نہیں تیرے سوا معبود کوئی — رہے وردِ زباں صبح و مسا ہے
مرے ستّار تو صرفِ نظر کر — ہوں شرمندہ نہیں کچھ بھی کِیا ہے
اگر کچھ خدمتِ دیں ہوگئی ہے — فقط ہے فضل تیرا میرا کیا ہے
خداوندا مری تُو لاج رکھ لے — خلافت سے کِیا عہدِ وفا ہے
سعادت کیا یہ کم ہے تجھ کو صابرؔ — درِ خیرِ رسلؐ کا تو گدا ہے

محمد اسلم صابر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے۔ سوائے اس کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے

لباس کے معاملہ میں محرم رشتوں کے سامنے بھی حیادار لباس ضروری ہے

یہ احمدی عورتوں پر، احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کیلئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے۔ جنہوں نے پیش کر دیئے ان کو اب میں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں

اے احمدی عورتو اور بچیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں

اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو

جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر 29 جون 2013ء بمقام کالسروئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مستورات سے خطاب

تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ اور سورۃ الحدید کی آیت 21 اور 22 کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ان آیات میں فرماتا ہے کہ جان لو کہ دنیا کی زندگی محض کھیل کود اور نفس کی خواہشات کو پورا کرنے کا ایسا ذریعہ ہے جو اعلیٰ مقصد سے غافل کر دے اور سج دھج اور باہم ایک دوسرے پر فخر کرنا ہے اور اموال اور اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرنا ہے۔ یہ زندگی اس بارش کی مثال کی طرح ہے جس کی روئیدگی کفار کے دلوں کو لبھاتی ہے۔ پس وہ تیزی سے بڑھتی ہے پھر تو اسے زرد ہوتا ہوا دیکھتا ہے پھر وہ ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب مقدر ہے۔ نیز اللہ کی طرف سے مغفرت اور رضوان بھی۔ جبکہ دنیا کی زندگی تو محض دھوکہ کا ایک عارضی سامان ہے۔ اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو اور اس جنت کی طرف بھی جس کی وسعت آسمان اور زمین کی وسعت کی طرح ہے۔ جو ان لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ اس کو جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ عظیم فضل والا ہے۔

یہ آیات جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ وہی آیات ہیں جو اس اجلاس کے شروع میں بھی آپ کے سامنے تلاوت کی گئیں۔ ان آیات میں مومنین اور غیر مومنین کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے یعنی دنیا داروں کی بعض خصوصیات کا ذکر کیا گیا ہے۔ براہ راست یہ ذکر کیا لیکن پہلی آیت جو میں نے تلاوت کی اس کے آخر میں جو نتیجہ نکالا گیا ہے اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ صرف دنیا کے حصول کے لئے ان باتوں کو اپنانے سے بچ کر انسان خدا تعالیٰ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے والا بن سکتا ہے۔ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہہ لیں کہ یہی باتیں دنیا دار کو خدا تعالیٰ سے دُور لے جاتی ہیں اور یہی باتیں ایک مومن کو خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلا سکتی ہیں۔ اور اس زمانے میں جو حضرت مسیح موعود کا زمانہ ہے ان باتوں کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ یہی زمانہ ہے جس میں دنیا داری کی چمک دمک اپنی انتہا کو پہنچی ہوئی ہے اور انسان اس کی طرف اس طرح دوڑ رہا ہے کہ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی غافل ہو رہا ہے۔ بلکہ (-) کہلانے والے بھی دین کو چھوڑ کر دنیا کی طرف راغب ہو رہے ہیں کہ اپنے مقصد پیدائش کو بھی بھولتے چلے جا رہے ہیں۔

سورۃ جمعہ میں بھی جس میں مسیح موعود کی آمد کا ذکر ہے اس کے آخر میں (-) کو یہی توجہ دلائی گئی ہے کہ تم بھی دنیا داری کی طرف جاتے ہوئے اپنے فرائض کو بھول رہے ہو، اپنی عبادتوں کو چھوڑ رہے ہو۔ حالانکہ اس کھیل کود اور دنیا داری سے بڑھ کر فائدے اور رزق اللہ تعالیٰ کے ہاں موجود ہیں جن کو تم حاصل کر سکتے ہو۔

پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم تقویٰ کو چھوڑ کر دنیا داری کے پیچھے چل پڑے ہو۔ تمہاری عقلیں ہی ماری گئیں ہیں۔ پس یقیناً دنیا داروں کی عقلیں ماری جاتی ہیں تو وہ تقویٰ سے دُور ہٹتے ہیں اور دنیا کی جاہ و حشمت اور چکا چوند انہیں سب سے بڑی attraction یا دلچسپی اور فائدے کی چیز نظر آتی ہے۔ پس ایسے لوگ مومن کبھی نہیں ہو سکتے۔

اب ان آیات کے حوالے سے میں مختصراً اُن باتوں کا ذکر کرتا ہوں جو اللہ تعالیٰ نے دنیا دار کی نشانیاں بتائی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ سن لو اور غور سے سن لو کہ یہ زندگی جو تم دنیا میں گزار رہے ہو اگر تمہیں اعلیٰ مقاصد سے غافل کر رہی ہے تو صرف لہو و لعب ہے یعنی کھیل کود ہے۔ لہو کھیل کود کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور ہنسی ٹھٹھا کرنے والے کو بھی کہتے ہیں اور لَعْب بھی تقریباً یہی معنی دیتا ہے لیکن اس کے معنوں میں زیادہ عموم ہے، زیادہ وسیع معنی ہو جاتے ہیں۔ بعض کھیل کود تو فائدہ مند بھی ہوتے ہیں اگر حد اعتدال کے اندر رہ کر کھیلے جائیں، اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرنے والے نہ ہوں، ہر وقت صرف کھیل کود کی طرف ہی دھیان نہ ہو۔ لیکن یہ ایسا کھیل کود ہے جس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بالکل ہی لغو اور بیہودہ کام ہیں جو انسان کو بالکل با مقصد زندگی سے دور کر دیتے ہیں اور پھر اتنا دور انسان چلا جاتا ہے کہ اس پر دوام اختیار کر کے مستقل اسی پر چلتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو بھول جاتا ہے۔ انسان خود اپنے آپ پر خدا تعالیٰ کی طرف واپسی کے سارے راستے بند کر لیتا ہے۔

آج آپ دیکھ لیں دنیا کی گناہ آلود زندگی اس لہو و لعب کا نتیجہ ہے اور واپسی کے سب راستے بھی بند ہیں یعنی اللہ تعالیٰ نے بند نہیں کئے خود لوگوں نے اپنے اوپر بند کر لئے ہیں۔ مثلاً جؤا ہے تو اس کے کھیلنے کے لئے بھی نئے سے نئے طریقے ایجاد ہوئے ہوئے ہیں۔ ہر جگہ، ہر سروس سٹیشن پر، مارکیٹوں میں جوئے کی مشینیں لگی ہوئی نظر آتی ہیں اور تو اور بعض کھیلیں، کھیل کھیل میں بچوں کو جؤا سکھا رہی ہوتی ہیں۔ پھر ہر قسم کی کھیل ہے جو جسمانی صحت کے لئے ضروری ہے لیکن اس پر بھی شرطیں لگ رہی ہوتی ہیں۔ ہزاروں لاکھوں لوگ اس میں رقمیں ہار رہے ہوتے ہیں اور رقمیں ہار کر دیوالیہ ہو رہے ہوتے ہیں۔ یہ پتہ ہوتا ہے کہ سب کچھ لٹ رہا ہے لیکن ایسی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں، دنیا داری میں ایسے ڈوب جاتے ہیں کہ ہوش ہی نہیں ہوتی کہ سب کچھ جو ہمارا ختم ہو رہا ہے ہم اس کو سنبھالنے کی فکر کریں۔ پھر fun کے نام پر ہلّڑ بازی اور ناچ گانے ہیں۔ لڑکے لڑکیاں گروپ بنا کر پھرتے ہیں ایک دوسرے پر پھبتیاں کستے ہیں۔ گروپوں کی صورت میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا جاتا ہے، استہزاء کئے جاتے ہیں اور یہ باتیں نوجوانوں میں اتنی زیادہ راہ پاتی جا رہی ہیں کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں کو اب اس کی فکر ہونی شروع ہو گئی ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ان کی یہ فکر بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ تو اس قسم کی تمام چیزیں جو دنیاوی ہاؤ ہُو اور چمک دمک کی طرف لے جاتی ہیں لہو و لعب ہیں اور یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک بے مقصد اور زندگی کے انعام کا ضیاع ہے۔ زندگی تو اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے۔ انسان کو جس سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن اسی انعام سے انسان اپنی زندگی برباد کر رہا ہے۔

پھر اس لہو و لعب کے بعد جس چیز کا اس آیت میں ذکر فرمایا وہ زینت کا اظہار ہے یعنی ظاہری سج دھج۔ اس میں لباس کی سج دھج بھی ہے، میک اَپ کی زینت بھی ہے، گھروں کی خوبصورتی اور انہیں سجانا بھی ہے۔ غرض کہ ہر قسم کی ظاہری خوبصورتی ہے اور زینت کا اظہار خاص طور پر عورتوں میں بہت ہوتا ہے۔ بعض میک اَپ سے زینت کر رہی ہوتی ہیں اور بعض زیوروں سے اپنے آپ کو لاد کر زینت کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض مہنگے قسم کے لباس پہن کر زینت کے سامان کر رہی ہوتی ہیں۔ بعض فیشن ایبل کپڑے پہن کر جس سے ان کے جسم نمایاں ہوں زینت کر رہی ہوتی ہیں اور پھر آج کل اس زینت نے زینت کے نام پر بے حیائی کی شکل اختیار کر لی ہے۔ شرم و حیا کی تمام حدوں کو پامال کر دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا لباس بے حیائی والا لباس ہوتا چلا جا رہا ہے۔ پھر بڑے بڑے اشتہاری بورڈز کے ذریعہ سے، ٹی وی پر اشتہارات کے ذریعہ سے، انٹرنیٹ پر اشتہارات کے ذریعہ سے بلکہ اخباروں کے ذریعہ سے بھی اشتہار دیئے جاتے ہیں کہ شریف آدمی کی اس پر نظر پڑ جاتی تو شرم سے نظر جھک جاتی ہے اور جھکنی چاہئے۔ یہ سب کچھ ماڈرن سوسائٹی کے نام پر، روشن خیالی کے نام پر ہوتا ہے۔ بہرحال جیسا کہ میں نے کہا یہ زینت اب بے حیائی بن چکی ہے یعنی زینت کے نام پر بے حیائی کی اشتہار بازی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا دار کی ایک بہت بڑی بیماری فخر کرنا ہے۔ کہیں دولت پر فخر ہے۔ کہیں خاندان پر فخر ہے۔ کہیں اچھی کار پاس ہونے پر فخر ہے کہ میں نے نئے ماڈل کی کار لے لی یا مہنگی قسم کی کار لے لی۔ کہیں گھر بڑا ہونے پر فخر ہے۔ حتی کہ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض کو اپنے فیشن ایبل ہونے پر بھی فخر ہے اور اس حد تک فیشن ایبل ہونا

کہ فیشن کے نام پر برائے نام لباس اور حیا کے مٹ جانے پر بھی فخر ہے۔ اس میں مرد اور عورت سب شامل ہیں۔ مرد یہ کہتے ہیں کہ ہماری بیوی فیشن ایبل ہونی چاہئے، چاہے حیا نظر آئے یا نہ نظر آئے۔

پھر دنیا دار کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ دنیا دار نیکی میں آگے بڑھنے کی دوڑ میں شامل ہونے کی فکر نہیں کرتے بلکہ دنیا دار کو فکر ہوتی ہے تو یہ کہ میں اولاد میں آگے بڑھ جاؤں۔ میری بیٹے فلاں رشتہ دار سے زیادہ ہیں۔ اولاد کی نیکی کی فکر نہیں ہوتی بلکہ لڑکے ہونے کی فکر ہوتی ہے اور اگر لڑکیاں ہوں تو پھر ماں باپ دونوں کو فکر ہو رہی ہوتی ہے۔ اس بات پر فخر ہوتا ہے کہ ہمارا بیٹا ہے، ہمارے کاروبار کو آگے چلائے گا۔ ہمارے بزنس کو پتہ نہیں کہاں سے کہاں تک لے جائے گا۔ یہ ان کی خواہشات ہوتی ہیں۔ ہماری نسل اس سے چلے گی۔ یہ نہیں جانتے کہ یہ بیٹا اس قابل بھی ہوگا کہ کاروبار آگے لے جا سکے گا یا کاروبار لٹانے والا ہوگا۔ یہ نہیں جانتے کہ بیٹے سے نسل چل بھی سکے گی یا نہیں۔ یہ بھی نہیں جانتے کہ بیٹا خاندان کی نیک نامی کا باعث ہوگا یا نہیں۔ بہرحال یہ سب دنیاداروں کی خواہشات ہیں جن میں عورتیں بھی شامل ہیں اور مرد بھی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان دنیاوی خواہشات کا انجام اس فصل کی طرح ہے جو تیزی سے بڑھتی ہے، اس کو دیکھ کر انسان بہت خوش ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس سے یہ فائدہ اٹھاؤں گا اور وہ فائدہ اٹھاؤں گا لیکن ہوتا کیا ہے، ایک دن ایسی جلا دینے والی، تباہ کرنے والی ہوا اس پر چلتی ہے جو اس کو چورا چورا کر کے ضائع کر دیتی ہے۔ پس اس طرح دنیاداروں کی لہو و لعب، دنیاداروں کی زینت کے اظہار، دنیاداروں کے اپنے کاموں یا اپنے مالوں پر فخر، دنیاداروں کے اپنے مالوں پر انحصار اور اس کے حصول کے لئے جان توڑ کوشش، دنیا داروں کے اولاد کے لئے بے چین ہونے کی حالت، قطع نظر اس کے کہ وہ اولاد نیک صالح ہو، انجام کار دنیاداروں کو جہنم میں دھکیلنے کا باعث بن جاتی ہے۔ پس دنیاداروں کو اس دھوکے سے باہر نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کی تلاش کرنی چاہئے۔ پس یہ فرما کر ان دنیاوی چیزوں میں جہنم ہے لیکن مغفرت اور رضوان بھی ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی فرما دیا۔ یہ بھی بتا دیا کہ یہی جہنم میں لے جانے والی جو چیزیں ہیں جنت میں لے جانے کا سامان بھی مہیا کرتی ہیں۔ پس ایک مومنہ اور ایک مومن کو انہی دنیاوی چیزوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بنانا چاہئے۔ اپنے مقصد پیدائش کو سامنے رکھتے ہوئے ایک مومن اور مومنہ نے دنیا کو اپنی لونڈی بنانا ہے اور بنانا چاہئے۔

پس یہ دنیا جہاں دنیادار کی زندگی کا مقصد ہے اور خدا تعالیٰ سے دور کرنے والی ہے وہاں ایک مومن کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کا ذریعہ بھی ہے۔ ایک مومن مرد ہو یا عورت جب اللہ تعالیٰ کے دنیاوی فضلوں کو دیکھتے ہیں تو انہیں صرف دنیاوی خواہشات کے پورا کرنے کا ذریعہ نہیں بناتے۔ دنیاداروں کی طرح یہ نہیں کہتے کہ یہ سب مجھے اس لئے ملا ہے کہ میں اس کا حقدار تھا یا میں حقدار تھی۔ دنیا کی دولت اور آسائشیں سہولت کے تمام سامان ایک مومن کو اور ایک مومنہ کو ان اعلیٰ مقاصد سے غافل نہیں کرتے جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے اور ان میں سب سے بڑا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کرنا ہے۔ ان نعمتوں کے بڑھنے پر اللہ تعالیٰ کے حضور ایک مومنہ اور ایک مومن مزید جھکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اس کی نعمتوں کا ذکر اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا حق ادا کر کے کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو دولت دی ہے اس کا اظہار صرف اپنی زینت کے سامان کر کے نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ کی محبت کے حاصل کرنے کے لئے اپنے محروم، بہن بھائیوں جن میں صرف خونی رشتے کے بہن بھائی شامل نہیں بلکہ انسانی رشتوں کے بہن بھائی بھی شامل ہیں ان کے بھی حق ادا کرنے کی کوشش کرتے، ان کی بھی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پس انسانیت کے رشتوں کو نبھانے کے لئے جب اپنی زینت کے لئے ایک مومن کو حکم ہے کہ اعلیٰ لباس بناؤ تو غریب کا تن ڈھانپنے کی زینت کے بھی سامان کرو کہ غریب کی زینت تو سادہ لباس سے ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کی عزت اور عفت کی حفاظت اس لباس سے ہو رہی ہوتی ہے۔ پھر اگر **ایک مومنہ جب اپنا سوچے تو ساتھ ہی اس غریب دلہن کا بھی سوچے جو خوبصورت لباس سے محروم ہے۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس زینت کا اظہار بھی مقبول ہو جاتا ہے۔** کیونکہ زینت کا سامان تو کیا لیکن اپنی زینت کا نہیں، صرف دنیا دکھاوے کے لئے نہیں، اپنے حسن کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی محبت کے حصول کے لئے ساتھ ہی دوسرے کی زینت کا سامان بھی کیا۔ پس زینت کا لفظ اپنی ذات میں برا نہیں ہے کہ انسان سمجھے کہ ہر حال میں زینت بری چیز ہے۔ جب ظاہری زینت اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اظہار کے طور پر کرتے ہوئے غریبوں کی زینت کی بھی فکر ہو تو اس کا انجام اس فصل کی طرح نہیں ہوگا جسے گرم آگ کا بگولہ جھلسا کر خاک کر دے بلکہ اس کا انجام اس بیج کی طرح ہوگا جس کو سات سو گنا تک پھل لگتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ قدرت رکھتا ہے کہ اس سے بھی زیادہ پھل عطا کرے۔ پس یہی زینت سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ ثواب دلوانے کا موجب بن جاتی ہے۔ ایک احمدی عورت کو ایسی زینت کی تلاش کرنی چاہئے۔ اگر کشائش ہے تو جہاں اپنے لئے زیور کے سیٹ جمع کئے ہیں تو وہاں ایک چھوٹا سا زیور ایک غریب دلہن کی زینت کے لئے بھی بنا کر دے دیں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بن جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے سامان کرنے والا بناتا ہے۔

یہاں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ایک مومنہ عورت کو اللہ تعالیٰ نے عموماً زینت کی حفاظت اور اسے چھپانے کا کہا ہے۔ سوائے اس کے کہ جو زینت خود بخود ظاہر ہو جائے۔ یہاں خود بخود ظاہر ہونے والی زینت سے مراد ظاہری قد کاٹھ ہے، ہاتھ پاؤں وغیرہ ہیں۔ اور قد کاٹھ وغیرہ ایسی زینت ہے جو چھپ نہیں سکتی۔ اس لئے اس کے بارے میں فرما دیا کہ یہ تو مجبوری ہے۔ اس حد تک تو عورت کی زینت بے شک ظاہر ہو جائے۔ کیونکہ اس نے باہر نکلنا ہے۔ کام کاج بھی کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن اگر خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے ہیں، میک اپ کیا ہوا ہے، خوبصورت زیور ہاتھ پاؤں میں ڈالا ہوا ہے، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو سجایا ہوا ہے، بالوں کو خوبصورتی سے بنایا ہوا ہے۔ تو یہ سب حیا کے دائرے میں رہتے ہوئے محرم رشتوں کے سامنے تو جائز ہے لیکن ہر ایک کے سامنے اس کا اظہار جائز نہیں۔

یہاں یہ بھی واضح کر دوں کہ لباس کے معاملہ میں بھی **محرم رشتوں کے سامنے بھی حیا دار لباس ضروری ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم گھروں میں جینز کے اوپر چھوٹی ٹی شرٹ پہن لیتے ہیں، ایسا لباس باپ بھائی کے سامنے بھی جائز نہیں۔** صرف اگر گھر میں خاوند ہے تو اَور بات ہے لیکن اگر دوسرے رشتہ دار آ رہے ہیں تو چاہے وہ گھر میں پہنا ہوا لباس ہو وہ بھی صحیح نہیں ہوتا۔ حیا دار لباس بہرحال گھر میں بھی ہونا چاہئے۔ پس جب زینت کے ایسے سامان کرو یعنی زیور پہنے ہوں اور دیگر اظہار کئے ہوں تو اسے چھپانے کا حکم ہے۔ اس حالت میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہاری زینت پردے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمہاری زینت اب پردے میں ہے۔ پردہ کرو گی تو یہ تمہاری زینت کا اظہار ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے۔ اگر یہ نہیں تو یہ ساری سج دھج، زینت، میک اپ، بے پردگی تمہیں ایک وقت میں ایسی حالت میں کر دے گی کہ تم ہاتھ ملو گی۔ تمہاری اس زینت کے اظہار کی وجہ سے وقتی طور پر تو شاید جو دنیا دار عورتیں ہوتی ہیں ان کو سوسائٹی میں یعنی ایسی سوسائٹی میں جو دنیاداروں کی سوسائٹی ہے، پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جائے لیکن ایسے لوگوں کا انجام جو دنیادار ہوتے ہیں اللہ تعالیٰ بتاتا ہے کہ بھوسے کی طرح ہوتا ہے جو ضائع ہو جاتا ہے بلکہ اگلی نسلیں بھی ضائع ہونے کا امکان پیدا ہو جاتا ہے۔

مجھے کسی نے بتایا کہ ایک خاتون یہاں سے کینیڈا گئیں تو وہاں ایک ایسی خاتون سے ان کا سامنا ہو گیا جنہوں نے دنیا کی خاطر اپنا پردہ اتار دیا تھا۔ پاکستان سے جب ایک طبقہ باہر آتا ہے تو ان میں ایسے بھی لوگ ہیں جو سب سے پہلے پردہ اتارنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہاں انہوں نے بڑے اچھے پردے کئے ہوتے ہیں۔ بہرحال جس نے پردہ اتارا ہوا تھا ان کو جرمنی سے جانے والی خاتون ملیں تو وہ ان جانے والی خاتون کو کہنے لگیں کہ تم کس دنیا میں رہ رہی ہو۔ اب یہ سکارف اور برقعے کا زمانہ نہیں رہا۔ یہ خوبی ہے یہاں سے جانے والی خاتون کی کہ اس نے سکارف اور برقعہ پہنا ہوا تھا۔ کینیڈا میں عموماً احمدی عورتیں حیا دار ہیں، لباس کا خیال بھی رکھتی ہیں لیکن بعض ایسی بھی ہیں جو احمدی معاشرہ کو خراب کرنے کے درپے ہیں۔ اگر وہ اپنی ذات کی حد تک خراب کر رہی ہیں جو یہاں بھی شاید ہوں اور دوسرے ملکوں میں بھی ہوتی ہیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اگر ایک مہم کی صورت میں دوسروں کو بھی خراب کر رہی ہیں تو ان سے بہرحال ہر عقلمند عورت کو بچنا چاہئے۔

کینیڈا میں اس دفعہ بھی دورہ پر جب میں نے عمومی توجہ دلائی تھی تو اکثریت نے ایسی حرکتوں سے بیزاری کا اظہار کیا تھا۔ بلکہ ایک بچی کو میں نے توجہ دلائی کیونکہ اس کا لباس صحیح نہیں تھا تو **اس نے مجھے لکھا کہ وہ لباس جو آپ نے ناپسند کیا تھا وہ میں نے کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیا اور آئندہ میں عہد کرتی ہوں کہ وہ لباس کبھی نہیں پہنوں گی۔** تو یہ احمدی لڑکیوں کا کردار جو زینت کی حقیقت کو ابھارتا ہے۔

پس آپ میں سے بھی وہ جو ایسے لوگوں سے متاثر ہوتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی زینت کی حفاظت کی فکر نہیں یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں سے متاثر ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی کے انجام کا فیصلہ کسی دنیادار نے نہیں کرنا بلکہ خدا تعالیٰ نے کرنا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انجام بخیر کے لئے میری ہدایات پر چلو، میری باتوں پر عمل کرو۔ میری ہدایت کے مطابق زینت کا اظہار اور اس کو چھپانا جنت میں لے جانے والا بنائے گا اور میری ہدایت کے خلاف زینت کا اظہار عذاب کا مورد بنائے گا۔

پھر جہاں اللہ تعالیٰ نے باہم ایک دوسرے پر فخر، چاہے وہ دماغی صلاحیتوں اور تعلیمی قابلیتوں پر ہو، چاہے اپنی خوبصورتی اور زینتوں کی وجہ سے ہو، چاہے وہ اولاد اور مال کے ذریعہ سے ہو، چاہے جسمانی طاقت کے لحاظ سے ہو، ہر ایک فخر کو ناپسند فرمایا ہے اور ایسے فخر بُرے انجام سے ڈرایا ہے لیکن جب خدا تعالیٰ کی خاطر فخر ہو تو یہ فخر جنت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اگر آپ دنیا دار کے سامنے یہ کہتی ہیں کہ میں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی

تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتی ہوں اور دنیا کی باتیں اور ہنسی ٹھٹھا مجھ پر کوئی اثر نہیں کرتے اور مجھے اس بات پر فخر ہے تو یہ فخر اللہ تعالیٰ کی رضا کا حامل بنانے والا ہے۔ کیونکہ یہ فخر تکبر پیدا نہیں کرتا بلکہ عاجزی پیدا کرتا ہے اور یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر کیا جانے والا فعل کسی ایسے انجام کی طرف لے جانے والا ہو جس سے تباہی مقدر ہو۔

پس یہ وہ مقام ہے جو ہر احمدی عورت اور مرد کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہاں میں یہ بھی کہوں گا کہ زینت کے اظہار اور پردوں کے چھڑوانے میں مَردوں کا بھی ہاتھ ہے۔ جب وہ اپنی بیویوں کو معاشرے سے متاثر ہو کر برقعہ اور نقاب اتارنے کا کہتے ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ہیں اور بعض دوسرے بہت سے ملکوں میں بھی ہیں۔ لیکن بعض ملکوں میں عورتیں مردوں کی یہ شکایت مجھ تک پہنچا بھی دیتی ہیں کہ اس طرح ہمارے مرد ہمیں مجبور کرتے ہیں۔ پس ایسے مردوں کو بھی اپنی حالتوں کو بدلنے کی ضرورت ہے اور عورتوں کو بھی ایسے مردوں کی باتیں ماننے سے انکار کر دینا چاہئے جو شریعت میں دخل اندازی کے موجب بنتے ہیں۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا کہ مال میں آگے بڑھنے کی دوڑ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اسے یہ چیز ناپسند ہے اور دنیا کے دھوکوں میں سے ایک دھوکا ہے۔ ایک عارضی بڑائی کا اظہار ہے اور انجام کار اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنا دیتا ہے۔ کوئی کہہ سکتا ہے کہ مال اگر ایسی ہی بری چیز ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار کس طرح ہو۔ اس بارہ میں پہلے ہی کچھ کہہ آیا ہوں۔ بہت ساری نعمتیں مال سے وابستہ ہیں تو واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مال کمانے سے منع نہیں فرمایا۔ بعض صحابہ کروڑوں کے مالک تھے۔ بڑی بڑی وادیاں ان کے جانوروں اور ریوڑوں سے بھری ہوئی تھیں۔ بے شمار، ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بکریاں بھیڑیں اور دوسرے جانور تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض کو ان کے مال بڑھنے کی ایسی دعا بھی دی کہ وہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد مَیں مٹی کو بھی ہاتھ لگاتا تھا تو وہ سونا بن جاتی تھی۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ واقعۃً مٹی سونا بن جاتی تھی بلکہ اس دعا سے ہر کاروبار میں ایسی برکت پڑتی تھی کہ مال بے انتہا بڑھ جاتا تھا۔ لیکن اس مال کو انہوں نے دنیا کے عارضی فائدہ کے لئے استعمال نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کا ذریعہ بنایا ہے۔ آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی عورتیں اور مرد ہیں جو اپنے مال میں برکت اور بڑھنے کی دعا کرواتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں۔ اس لئے نہیں کہ یہ مال کا بڑھنا ان کی کسی دنیاوی بڑائی کا موجب ہو بلکہ اس لئے کہ وہ جہاں اس مال سے جماعت کے لئے خرچ کریں، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیوں میں خرچ کریں، (بیوت الذکر) بنانے میں خرچ کریں، خدمت خلق کے لئے خرچ کریں اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔ یہ ہوتی ہے ان کی نیت۔ یعنی اپنا مال بنانے کی دوڑ دنیا دکھاوے کے لئے نہیں ہوتی بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دینے کے لئے ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے احمدی ہیں، ایسی عورتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے ہزاروں لاکھوں کے زیور دے جاتی ہیں۔ ایسے مرد بھی ہیں جو لاکھوں یورو اور لاکھوں ڈالر خدا تعالیٰ کی راہ میں دے دیتے ہیں۔ یہاں جرمنی میں بھی ایسے لوگ ہیں جن کی خواہش ہے کہ وہ اکیلے یا ان کے خاندان بھی (بیوت الذکر) بنائیں یا اپنے علاقے میں (بیت الذکر) بنائیں اور اس کے لئے انہوں نے لاکھوں یورو بھی دے دیئے۔ بظاہر ان کی حالت ایسی نہیں لگتی کہ اتنی بڑی رقم وہ دے سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے یہ سب کچھ کرتے ہیں۔ لیکن بعض مالی لحاظ سے بہت کشائش رکھنے کے باوجود چندے کے معاملے میں کنجوس بھی ہوتے ہیں۔ ان کی مال حاصل کرنے کی دوڑ خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہوتی بلکہ دنیا کے لئے ہوتی ہے۔

پھر اولاد ہے، یہ ایک نعمت ہے۔ اولاد سے محروم لوگ اس کے لئے دعائیں بھی کرواتے ہیں اور خود بھی دعائیں کرتے ہیں، علاج بھی کرواتے ہیں اور اس علاج کے لئے کسی خرچ کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن جب اولاد خدا کے مقابلے پر اور دین کے مقابلے پر کھڑی ہو جائے تو یہ اولاد نعمت کی بجائے تکلیف کا باعث بن جاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بن جاتی ہے۔ اس لئے بچے کی پیدائش سے پہلے بھی اور بعد میں بھی نیک صالح اولاد کی ہمیشہ دعا کرتے رہنا چاہئے۔ یہ احمدی عورتوں پر، احمدی ماں باپ پر اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایک نظام کے تحت ان کو اپنی اولادیں دین کی خدمت کے لئے پیش کرنے کا موقع میسر ہے۔ جنہوں نے پیش کر دیئے ان کو اب میں کہتا ہوں کہ ان کی تربیت کریں۔ جن ماؤں نے بڑی قربانی کر کے اپنے بچوں کو دین کی خاطر پیش کر کے وقف نو میں شامل کیا ہے ان کی تربیت کرنا بھی ان کا کام ہے اور وہ تربیت اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک ماں باپ کے اپنے پاک نمونے قائم نہیں ہوں گے۔ جن کو اللہ تعالیٰ آئندہ اولاد دے اور اولاد سے نوازے وہ بھی دعا کریں اور کوشش بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں یعنی ان کی اولاد کو دین سے وابستہ رکھے اور دین کا خادم بنائے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی اولاد ہو۔ وہ ماں باپ کے لئے ان کی زندگی میں بھی اور ان کے مرنے کے بعد بھی دعا کرنے والی ہو۔ پس جب ایسی اولاد ہو تو ایسی اولاد ماں باپ کی مغفرت اور رضوان کا باعث بن جاتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ دنیا کے ظاہری سامان، یہ دنیا کی زینتیں، یہ دنیا کی عزتیں، یہ اموال جو تم دنیا میں حاصل کرتے ہو، تمہاری اولاد جو تمہارے نفوس میں اضافے کا باعث بنتے ہیں یہ سب دو پہلو رکھتے ہیں۔ اگر دنیاوی مقصد ہو اور خدا تعالیٰ بھول جائے تو اس فصل کی طرح ہے جو تھوڑے عرصے کے لئے دل کو خوش کرتی ہے اور انجام کار چورا چورا ہو کر ہوا میں اُڑ جاتی ہے اور ہاتھ کچھ بھی نہیں آتا اور انسان اللہ تعالیٰ کی سزا کا مورد بنتا ہے۔ لیکن اگر اپنے رب کی مغفرت کے حصول کے لئے انہیں استعمال کرو اور سَابِقُوْا............ (الحدید:22) یعنی اپنے رب کی مغفرت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھو۔ پس اگر ان سب دنیاوی سامانوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنائیں تو پھر یہ دنیاوی دوڑ نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے حصول کی دوڑ بن جاتی ہے جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کی وسعتوں تک پھیلے ہوئے فضلوں سے نوازتا ہے۔ یعنی لامتناہی فضلوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو ختم ہی نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے انعامات سے اگلے جہان میں بھی نوازتا ہے جس کا احاطہ انسان کر ہی نہیں سکتا اور صرف اگلے جہان کی بات نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضوان چاہنے والوں کے لئے یہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور اگلا جہان بھی جنت بن جاتا ہے۔ اگلے جہان میں بھی جنت ملتی ہے۔ فرمایا: جَنَّۃٍ ...... (الحدید:22) یعنی ایسی جنت جو زمین و آسمان میں پھیلی ہوئی ہے۔ اس کا یہ مطلب بھی ہے کہ دنیا بھی جنت بن جاتی ہے اور اخروی زندگی بھی جنت بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے وَلِمَنْ خَافَ ...... (الرحمٰن:47) اور جو اپنے رب کی شان سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ دنیاوی بھی اور اخروی بھی۔ پس جب یہ سب کچھ جن کا ذکر ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ کی مغفرت اور رضوان کے لئے ہوگا تو یہ دنیا بھی جنت بن جائے گی اور بعد کی زندگی میں بھی جنت کا وعدہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ پورا ہوگا۔ انشاء اللہ۔ پس ہمیں اس جنت کے حصول کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے عورتوں کو جو نصائح فرمائی ہیں۔ اس میں سے چند فقرے پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں۔

"تقویٰ اختیار کرو۔ دنیا سے اور اس کی زینت سے بہت دل مت لگاؤ۔ قومی فخر مت کرو۔ کسی عورت سے ٹھٹھا ہنسی مت کرو...... کوشش کرو کہ تا معصوم اور پاک دامن ہونے کی حالت میں قبروں میں داخل ہو۔ خدا کے فرائض نماز زکوٰۃ وغیرہ میں سستی مت کرو۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 81)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے تقویٰ وہ بنیادی چیز ہے جو اگر پیدا ہو جائے تو دنیا کی لہو و لعب سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ دنیا اور دنیا کی زینتوں سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ ہر قسم کے فخر سے بھی انسان بچ سکتا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ بھی ہوتی ہے۔ ایک مومنہ کی حیا کی بھی پاسداری ہوتی ہے۔ اپنی عزت کی بھی حفاظت ہوتی ہے۔ عبادات کے جو فرائض خدا تعالیٰ نے ہمارے ذمہ لگائے ہیں ان کی بھی ادائیگی ہوتی ہے اور مال کا خرچ بھی خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوتا ہے۔ اگر یہ چیزیں ہم اپنا لیں، اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو ہم حقیقی احمدی کہلانے کے مستحق ہیں۔ اگر نہیں تو ہمارے دعوے کھوکھلے ہیں۔ خدا نہ کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی کبھی بھی صرف کھوکھلے دعوے کرنے والا ہو۔

پس اے احمدی عورتو اور بچیو! اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کی بیعت میں آ کر اپنے آپ کو تقویٰ پر قائم رکھنے کا عہد کرنے والیو! اپنے آپ کو دنیا کی لہو و لہب سے دور رکھنے کا اعلان کرنے والیو! اپنی زینت کی قرآن حکیم کے حکم کے مطابق حفاظت کا اعلان کرنے والیو! اپنی عزت و ناموس کی حفاظت کرنے والیو! اپنے مالوں کو دنیا کی لذات کے بجائے دین کے پھیلانے پر خرچ کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنی اولادوں کو دین کی خدمت کے لئے وقف کرنے کا عہد کرنے والیو! اپنے جائزے لیں اور دیکھیں کہ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچتے ہوئے اپنی زندگی گزار رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو اس کی مغفرت اور رضوان کی چادر میں لپیٹ رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے آپ کو دنیا داری کے دھوکے سے بچا رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے عہدوں کو نبھا رہی ہیں۔ کس حد تک آپ اللہ تعالیٰ کی بے پایاں رحمتوں کی وسعتوں کی تلاش میں سرگرداں ہیں اور ایک حقیقی مومنہ بن کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگران بن کر اپنی اولاد کو لہو و لعب کے خطرناک حملوں سے بچانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ کس حد تک اپنے خاوندوں کی دینی غیرت کے ابھارنے میں کوشش کر رہی ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے ہمیشہ اس کے فضل کی وارث بنتی چلی جائیں۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی عورت اور مرد اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی مغفرت اور اس کی رضوان کے حصول کے لئے پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنے والا ہو۔

اب ہم دعا کریں گے۔ میرے ساتھ دعا میں شامل ہو جائیں۔

(الفضل انٹرنیشنل 18 اکتوبر 2013ء)

☆☆☆☆☆☆

مکرم محمد افضل متین صاحب

ہومیوپیتھی پُر اثر، مفید اور سستا ذریعہ علاج

شافی خدا شفا دینے والا ہے اور شفا کے لئے مختلف ذریعہ علاج ہیں ہومیوپیتھی ایک بہترین ذریعہ علاج ہے۔ یہ دکھی انسانیت پر اللہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہے کیونکہ یہ سستا ہونے کے ساتھ ساتھ نہایت پراثر ذریعہ علاج ہے۔ حضرت مسیح موعود کے خلفاء نے اس ذریعہ کو استعمال میں لا کر لاکھوں لوگوں کو فائدہ پہنچایا ہے۔ بے شمار واقعات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ''ہومیوپیتھی علاج بالمثل'' میں تحریر ہیں ان میں بعض کیسز (Cases) تو ایسے بھی ملتے ہیں کہ بعض مریضوں کو بالکل لاعلاج قرار دے دیا گیا یا بعض کے آپریشن تجویز کئے گئے مگر ہومیوپیتھی سے علاج کے بعد شفا کے حیران کن معجزات ظاہر ہوئے ہیں۔

اعصابی نظام

ہومیوپیتھی انسان کے اعصابی نظام کے ذریعہ متعلقہ بیماری کو ختم کر دیتی ہے اور عارضی بیماریاں چند ایک خوراکوں کے استعمال سے ہی دور ہو جاتی ہیں مگر پرانی اور گہری بیماریوں کے لئے علاج قدرے لمبا کرنا ہوتا ہے۔

تشخیص کی اہمیت

کسی بھی مرض کو پہچاننے کو تشخیص کہا جاتا ہے۔ مریض جس قدر علامات واضح کرتا ہے اتنی ہی جلدی معالج مرض تک پہنچ پاتا ہے اور کوئی نسخہ تجویز کر سکتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں مریض کی علامات کو بہت اہمیت حاصل ہے جس قدر تشخیص درست ہوگی اس قدر نسخہ بھی صحیح تجویز ہوگا اور جلد شفا مل جائے گی۔

متفرق ہومیوپیتھی جنرل سٹور اور لائبریری سے ایسے کتابچے اور کتب میسر آسکتی ہیں جن میں مختلف امراض کے نسخہ جات تحریر ہوتے ہیں تفصیلی مطالعہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی کتاب ''ہومیوپیتھی علاج بالمثل'' کافی مفید ہے۔ آپ کے آزمودہ نسخوں پر مشتمل کتابچہ ''بالمثل علاج یعنی ہومیوپیتھک نسخہ جات'' بھی کافی مشہور و معروف ہے۔

ہومیوپیتھی بریف کیس

ڈاکٹر حضرات اور بعض جماعتی ادارہ جات مثلاً (دفتر وقف جدید) وغیرہ نے احباب جماعت کے لئے ایسے بریف کیس تیار کئے ہیں جن میں تمام اہم نسخہ جات اور ادویات موجود ہوتی ہیں مثلاً سر درد ہے تو اس کا نسخہ نمبر کے حساب سے ہوگا پیٹ خراب ہے تو وہ بھی نمبر کے حساب سے پڑا ہوگا اسی طرح روزمرہ میں ہونے والی تمام بیماریوں کے بنیادی نسخہ جات سے مزین بریف کیس کی سہولت سے مستفید ہو کر خود بھی اپنا علاج کر سکتے ہیں۔

طریق، وقت اور مقدار دوا

ہومیوپیتھی میں دوا کی مختلف شکلیں ہیں دوا گولیوں پر چھڑک کر یا چند گھونٹ پانی میں چند قطرے دوا مکس کر کے لینے کا طریقہ بے حد مفید ہے۔ چھوٹے بچوں کو چھوٹی طاقت کے سیرپ یا گولیاں پیس کر دوائی استعمال کروانا چاہئے۔

ہومیوپیتھی دوا صبح نہار منہ یا شام کو لینا مفید ہے رات سوتے وقت بھی لی جاسکتی ہے عام اصول کے مطابق کھانے سے آدھ گھنٹہ پہلے یا کھانے کے آدھ گھنٹہ بعد میں بھی لی جا سکتی ہے بہرحال خالی پیٹ زیادہ اثر دکھاتی ہے۔

دوا کی مختلف طاقتیں ہیں۔ طاقت کو پوٹینسی بھی کہتے ہیں 6x سب سے چھوٹی طاقت ہے یہ زیادہ تر بچوں کے لئے مفید ہے دن میں تین مرتبہ بھی استعمال کروا سکتے ہیں 30 طاقت کی دوا دن میں ایک سے تین مرتبہ 200 طاقت دن میں ایک خوراک لے کر اگلے دن وقفہ کرنا چاہئے۔ 1000 طاقت ہفتہ میں اور ایک لاکھ طاقت مہینہ یا لمبے عرصہ کے بعد استعمال کرنی چاہئے۔ البتہ ڈاکٹرز حضرات مرض کی نوعیت پر دوا کی مقدار یا اوقات بڑھا بھی سکتے ہیں۔

وقفہ کا اصول

ہومیوپیتھی دواؤں کے اثرات گہرے ہوتے ہیں مسلسل استعمال سے معدہ یا اعصاب متاثر ہو سکتے ہیں اس لئے صحت ہونے کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اس کے کھانے میں وقفہ بڑھاتے جائیں یعنی جو دوا پہلے دن میں تین مرتبہ لیتے تھے وہ پھر دو مرتبہ لیں پھر چند دن بعد ایک مرتبہ لیں پھر کچھ دن بعد ایک دن کا وقفہ پھر دو دن کا اسی طرح وقفہ بڑھاتے جائیں اور پھر آخرکار ترک کر دیں۔

بچوں کو بچائیے

بعض مائیں یا گھرانہ کے افراد بچوں کی ضد پر یا چپ کرانے کے لئے اپنی دوائی میں سے چند گولیاں یا شیشی دے دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میٹھی گولیاں ہی تو ہیں۔ بیشک بچوں کے لئے یہ میٹھی گولیاں ہیں چونکہ اس میں آپ کی دوا بھی ملی ہوئی ہے اس لئے ممکن ہے وہ بچے پر اثرات چھوڑ جائے۔

ہومیوپیتھی میں پرہیز کی اہمیت

کسی بھی طریقہ علاج میں پرہیز کی بہت اہمیت ہے معالج دوا کے ساتھ جن اشیاء کے استعمال سے پرہیز کی نصیحت کریں ان سے پرہیز ہی کرنا چاہئے اس طرح سے جلد اور مکمل شفاء ہونے کے قوی امکانات ہیں اگر دوائیں کھاتے جائیں اور پرہیز نہ کریں تو خاطر خواہ نتائج نہیں نکلیں گے یا بیماری عود کر آئے گی یعنی واپس بھی آسکتی ہے۔

ہومیوپیتھی معاون و ممد

اگر علاج ایلوپیتھی ہو یا یونانی ہو، ہومیوپیتھی ادویات بطور معاون استعمال کروائی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر کسی کو چوٹ لگی ہے تو وہ مرہم پٹی کروانے کے ساتھ ساتھ آرنیکا دوائی بھی لے سکتا ہے کیونکہ آرنیکا، چوٹوں کی بہترین دوا ہے۔ ہومیوپیتھی لینے سے پہلا علاج جو بھی چل رہا ہو اس کو بالکل بھی متاثر نہیں کرتی بلکہ جلد شفاء لانے میں معاون و ممد ہے۔

امراض کی مختلف وجوہات

انسانی جسم میں مختلف زائد مواد کا جمع ہو جانا، کثرت اکل و شرب، صفائی کا فقدان، ڈیپریشن، صدمہ، بے وقت کھانا کھانا، سونا، جاگنا طبیعت کے برخلاف غذا اور زیادہ مرغن اور مصالحہ دار اشیاء کا زیادہ استعمال ہے اس کے علاوہ بھی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بھوک رکھ کر کھانا کھائیں مراد یہ ہے کہ جب بھوک رکھ کر اور وقت پر کھانا کھائیں گے تو زائد مواد نہ بڑھ سکیں گے نیند بھی آئے گی سوچ سمجھ بحال ہوگی زندگی میں ترتیب کی اہمیت کا پتہ چلے گا غرضیکہ بیسیوں فوائد ہیں۔ پس بظاہر تو یہ رسول اللہ ﷺ کا مختصر فقرہ ہے لیکن اس ایک فقرہ میں انسانی صحت کا راز ہے جب طبیعت کے اندر طبیعت و نفاست ہوگی تو وہ بیرونی طور پر بھی صفائی کا خیال رکھے گا۔ رمضان کا مہینہ انسانی صحت کے اسی راز کی نشاندہی کرتا ہے۔ قرآن پاک نے بھی فرمایا ہے کہ طیب کھاؤ یعنی جو پاکیزہ ہو یعنی جو طبیعت کے موافق ہو جو چیز کھا کر طبیعت ہی پلٹ جاتی ہے اس کے کھانے کی ضرورت ہی کیا ہے شیطان تو اس راہ سے بھی لاکھوں انسانوں کو ہلاک کر چکا ہے۔ اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

چند ادویات کے مفید نتائج

ہومیوپیتھی ادویات کئی امراض کے لئے استعمال ہوتی ہیں مثلاً آرنیکا اگر زخموں یا چوٹوں کو آرام دیتی ہے تو تھکن کو بھی دور کرتی ہے، چک وغیرہ پڑ جائے تو اس کے لئے بھی مفید ہے اسی طرح ہر دوائی کئی کئی امراض کے لئے استعمال ہوتی ہیں آپس میں ملا کر نسخہ جات بھی تیار کئے جاتے ہیں لیکن ہر دوائی کے چند خاص فوائد بھی ہوتے ہیں درج ذیل میں ان کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ آرسینک: نیند نہ آئے، طبیعت میں بے چینی ہو سکون حاصل کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

2۔ ایسڈ فاس: بالوں کے لئے زیادہ تر استعمال ہو سکتی ہے باریک بالوں کو موٹا کرنے بالوں کو دوبارہ پیدا کرنے اور بالوں کو کالا کرنے کے لئے مشہور دوا ہے۔

3۔ ایپس: کسی چیز بھڑ، شہد کی مکھی وغیرہ کے کاٹنے پر دی جاتی ہے۔

4۔ ایکونائیٹ: اچانک آنے والی بیماریاں نزلہ زکام بخار و دیگر امراض کے لئے اچھا اثر دکھاتی ہے۔

5۔ آرنیکا: جسمانی چوٹوں تھکن، چک وغیرہ پڑے تو فائدہ دیتی ہے۔

6۔ بیلاڈونا: سر درد کے لئے بے حد مفید ہے۔

7۔ بیسیلینم: بخاروں کی بنیادی دوا ہے۔ برائیونیا ملا کر دیں تو زیادہ مفید ہے۔

8۔ برائیونیا: خشکی دور کرنے اور قبض وغیرہ کے لئے مفید ہے۔

9۔ کاربوویج: گیس کے لئے چوٹی کی دوا ہے۔

10۔ کیمومیلا: بچوں کے چڑچڑاپن، ضدی، اور زیادہ رونے والے بچوں کے لئے بے حد مفید ہے۔

11۔ چائنا: ملیریا بخار کے بعد استعمال کروانے سے بعد کے اثرات سے بچ سکتے ہیں۔

12۔ کالی فاس: یادداشت کے لئے بہترین دوا ہے۔

13۔ مرک سال: دانتوں سے خون آئے مسوڑھے خراب ہوں یا دانت گرتے ہوں مرک سال مفید ہے۔

14۔ نکس وامیکا: قبض اور پیٹ کے امراض کے لئے مفید ہے اگر نیند نہ آئے تو 30 طاقت دینے سے نیند آجاتی ہے 200 طاقت سے نیند اڑ جاتی ہے۔

15۔ پلسٹیلا: امراض نسواں اور پیدائش آسان ہونے اور عورتوں کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے 30 طاقت میں کبھی کبھی استعمال کرواتے رہیں۔

16۔ سورائنم: ریشہ نزلہ زکام و دیگر رطوبات کو باہر نکالنے کے لئے مفید ہے۔

17۔ سلفر: یہ دوا نسان کی قوت مدافعت کو بڑھاتی ہے سلفر ایسی دوا ہے جو کسی بھی مرض کے لئے دی جاسکتی ہے۔

18۔ سلیشیا: پھوڑے پھنسیاں اور جسم میں کوئی سوئی، کانٹا داخل ہو تو اس کو نکالنے کے لئے مفید ہے۔

جس قدر مطالعہ اور تجربہ بڑھتا ہے اسی قدر مریض اور معالج شفاء کے عظیم معجزات دیکھیں گے۔ آج کے مہنگائی کے دور میں یہ سستا ترین علاج ہے اور احمدیہ سنٹرز اور معلمین وقف جدید تو اس سلسلہ میں خدمت انسانیت کے جذبہ کے تحت بالکل مفت علاج کر کے لاکھوں انسانوں کو فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دکھی انسانیت کو اس طریقہ علاج سے بھی زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ مریضوں کو کامل شفاء عطا فرمائے اور معالجین کو اجر عظیم سے نوازے۔ آمین

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم محمد عمر قمر صاحب منتظم اطفال دارالصدر غربی قمر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بھانجے عبدالحی واقف نو کو 12 سال کی عمر میں اور خاکسار کی بیٹی مدیحہ عمر واقفہ نو کو ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ تقریب آمین مورخہ 29 ستمبر 2013ء کو منعقد ہوئی اس موقع پر خاکسار کے ماموں مکرم میاں محمد رفیع ناصر صاحب ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ نے دونوں بچوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرمہ خالدہ برہان صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا محمد برہان صاحب باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے میرے بیٹے مکرم عامر احمد صاحب کارکن دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ ربوہ اور بہو مکرمہ روبینہ طلعت صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کو 5 فروری 2014ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت حارث احمد عامر عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شمولیت قبول فرمائی ہے۔

اسی طرح میری بیٹی مکرمہ امۃ الصبور صاحبہ اہلیہ مکرم شجر احمد صاحب ابن مکرم گل محمد صاحب مرحوم دارالنصر شرقی کو 19/اکتوبر 2013ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اطہر احمد عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شمولیت قبول فرمائی ہے۔ دونوں بچے مکرم الحاج مرزا محمد عثمان صاحب مرحوم ابن حضرت حافظ مرزا محمد اسحٰق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم پروفیسر چوہدری محمد شریف خالد صاحب ایڈووکیٹ کی نسل سے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو نیک، صالح، خادم دین اور اپنے والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

تقریب رخصتانہ

مکرم حنیف احمد محمود صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بھانجی مکرمہ قرۃ العین صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر (ہومیو) مبشر احمد صاحب بلال فری ہومیو ڈسپنسری لاہور کی تقریب رخصتانہ مورخہ یکم فروری 2014ء کو مہک شادی ہال لاہور میں منعقد ہوئی اور مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دعا کروائی۔ اگلے روز لان تحریک جدید میں دعوت ولیمہ کے موقع پر محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی نے دعا کروائی۔ اس کے نکاح کا اعلان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22 اگست 2012ء کو مکرم اسامہ شمیم احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم شمیم احمد پرویز صاحب نائب وکیل وقف نو سے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر بیت الفضل لندن میں فرمایا تھا۔ دلہا مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب مرحوم جھنگ کا پوتا، دلہن مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سیالکوٹی مرحوم واقف زندگی کی پوتی اور مکرم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب بھٹی مرحوم سابق امیر گوجرانوالہ شہر کی نواسی ہے۔ احباب سے رشتے کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

مکرم بشیر احمد سعید صاحب دارالصدر شرقی طاہر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم محمد محسن سعید صاحب کارکن نظارت علیاء کے نکاح کا اعلان مورخہ 24 جنوری 2014ء کو بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں مکرمہ سعدیہ لئیق صاحبہ بنت مکرم لئیق احمد ناصر صاحب کے ساتھ مکرم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی نے ایک لاکھ 26 ہزار 400 روپے حق مہر پر کیا۔ دلہا مکرم مولوی محمد جمیل صاحب مرحوم پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کا نواسا اور مکرم محمد شریف صاحب آف نوابشاہ کا پوتا ہے۔ جبکہ دلہن مکرم مبارک احمد بٹ صاحب جھنگ کی نواسی اور مکرم میاں احمد دین صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کی پوتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔ آمین

جلسہ سیرت النبیؐ

مکرم راؤ شاہنواز صاحب معلم سلسلہ مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 19 جنوری 2014ء کو بعد نماز مغرب وعشاء جماعت احمدیہ مالو کے بھلی ضلع سیالکوٹ کو جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم رانا بشیر احمد صاحب معلم سلسلہ اسلام نگر نے آنحضرتؐ کی عاجزی کے موضوع پر اور خاکسار نے آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ کے موضوع پر تقریر کی۔ دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ سیرت النبی ﷺ میں 45 احمدی احباب اور 41 مہمان شامل ہوئے اس طرح مجموعی حاضری 86 رہی۔

درخواست دعا

مکرم لئیق احمد صاحب کارکن نمائش کمیٹی ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کی والدہ مکرمہ امینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد اسحٰق صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کو شوگر اور بلڈ پریشر کی وجہ سے مورخہ 17 فروری 2014ء کو فالج کا اٹیک ہوا ہے۔ والدہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ علاج جاری ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم رانا محمد ظفر اللہ صاحب مربی سلسلہ دفتر اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے ماموں مکرم محمد انور جنجوعہ صاحب ناصر آباد غربی ربوہ 2 فروری 2014ء کو ہارٹ فیل ہونے کی وجہ سے 66 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ان کی نماز جنازہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے دن 11:45 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی اور قبر تیار ہونے پر مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں کا بہت خیال رکھتے۔ جمعہ پر خدمت خلق کی ڈیوٹی بہت شوق سے دیتے۔ مرحوم کے لواحقین میں بیوہ کے علاوہ دو بیٹے مکرم منصور احمد صاحب، مکرم منظور احمد صاحب اور پانچ بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ ان کے ایک بھائی مکرم محمد اکرم صاحب مورخہ 14 جنوری 2014ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے وفات پا گئے تھے۔ جن کی وفات کا ان کو انتہائی دکھ تھا۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد صادق ناصر صاحب انچارج خلافت لائبریری ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی امی جان مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد خان صاحب سابق افسر حفاظت خاص مورخہ 10 فروری 2014ء کو بعمر 84 سال بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ بوجہ فالج بیمار تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ مورخہ 11 فروری 2014ء کو 1 بجے دوپہر احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں مکرم ملک خالد مسعود صاحب ناظر اشاعت ربوہ نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن نے دعا کروائی۔ مرحومہ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی خاتون تھیں۔ مرحومہ خوش خلق حلیم الطبع، کم گو اور دھیمہ لہجہ رکھنے کی وجہ سے ہر دلعزیز شخصیت کی مالک تھیں۔ خلافت سے والہانہ عشق رکھنے والی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے سوگواران میں خاوند دو بیٹے مکرم ملک محمد ابراہیم صاحب آف جرمنی، خاکسار اور ایک بیٹی مکرمہ امۃ الحفیظ صاحبہ جرمنی چھوڑی ہیں۔ دکھ کی اس گھڑی میں کثرت سے احباب نے خود تشریف لا کر، بذریعہ فون اور خطوط وغیرہ خاکسار اور خاکسار کے اہل خانہ سے تعزیت کی اور ہمارے دکھ میں شامل ہوئے اور دلی ہمدردی کا اظہار کیا۔ خاکسار ان سب احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی امی جان مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، درجات بلند فرمائے، پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہمیں ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق بخشے۔ آمین

شکریہ احباب

مکرم طاہر احمد ناصر صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بیٹی شائستہ طاہر مورخہ 30 جنوری 2014ء کو وفات پا گئی تھی۔ اس غم کی گھڑی میں عزیز واقارب کے علاوہ دیگر احباب جماعت نے بھی غیر معمولی محبت وہمدردی کا اظہار کیا۔ کثرت سے احباب وخواتین نے تعزیت کے لئے خود آ کر یا بذریعہ فون ہماری ڈھارس بندھائی۔ چونکہ سب کا فرداً فرداً شکریہ ادا کرنا مشکل ہے، لہٰذا خاکسار بوساطت روزنامہ الفضل جملہ احباب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو بہترین جزا عطا فرمائے۔ نیز درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

(بقیہ صفحہ 1)

محترم صاحبزادہ صاحب نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ کے علاوہ ایک فرزند محترم صاحبزادہ مرزا سلمان احمد صاحب امریکہ، تین دختران محترمہ صاحبزادی امۃ المومن حنا صاحبہ اہلیہ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا خالد تسلیم احمد صاحب، محترمہ مبارکہ مینا صاحبہ اہلیہ صاحبزادہ مرزا احسن احمد صاحب کینیڈا اور محترمہ صاحبزادی امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ محترم فرخ احمد خان صاحب لاہور چھوڑی ہیں۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب مرحوم کے درجات بلند کرے، ان کی مغفرت فرمائے۔ اور اپنے قرب خاص میں جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے اپنے مرحوم باپ کی خوبیوں اور نیکیوں کو اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم چوہدری محمد ارشد صاحب خوشنویس پنشنر صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بیٹے مکرم بیرسٹر چوہدری محمد افضل جاوید صاحب لاہور جو کہ سانحہ لاہور میں دارالذکر میں زخمی ہوئے تھے۔ ان دنوں پتہ میں پتھری اور جگر میں سوزش کی وجہ سے علیل ہیں اور تکلیف میں ہیں۔ احباب سے ان کی شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم ریاض احمد ڈوگر صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی والدہ محترمہ عہدی پور نارووال شدید بیمار ہیں اور صغریٰ خانم میموریل ہسپتال نارووال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم بشارت احمد وڑائچ صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم میاں اشفاق احمد صاحب نون ولد مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب مرحوم آف سرگودھا کو دل کا شدید حملہ ہوا ہے وہ اس وقت طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔فروری

طلوع فجر	5:22
طلوع آفتاب	6:42
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	6:03

جملہ خریداران الفضل سے گزارش ہے کہ اپنے بقایاجات جلد از جلد ادا فرمادیں۔ شکریہ
(مینیجر روزنامہ الفضل)

آسامیاں خالی ہیں
متفرق آسامیاں کیوریٹو میڈیسن کمپنی میں خالی ہیں۔
خواہشمند احباب اپنے مکمل کوائف اور صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں جمع کروائیں
کیوریٹو میڈیسن کمپنی ربوہ
03336549164
0476211866

Seminar Study in
for July & Sept intake
CARDIFF
Metropolitan University - UK
www.cardiffmet.ac.uk
Generous Scholarships Available up to £1,500
• Govt. Funded University.
• Among the Top Modern Universities in the UK.
Meet Mr. Christopher & Mr. Adrian Wincenty (International Officers) on: 24th Feb, Monday, 2:00 pm to 7:00 pm at: Pearl Continental Hotel Lahore - Board Room "F", & get admission in hundreds of HND, Bachelor and Master programs including MBA
EC Education Concern®
www.educationconcern.com
info@educationconcern.com
Skype ID: counseling.educon
042-35162310 / 35177124 / 0331-4482511
نوٹ: پاکستان کے تمام شہروں سے طالبعلم اس پروگرام میں شرکت کرسکتے ہیں۔

STUDY IN GERMANY
www.ErfolgTeam.com in EXCLUSIVE affiliation with German Universities & Institutes offer you
Session-July- 2014
APPLY NOW
1. Comfort Package:
Start your Bachelor or Master Program in:
Science Group: Mathematics, Physics, Chemistry, Biology, Biochemistry, Computer Science, Business
Arts Group: Linguistics, History, Media, Political Science
Requirement for Bachelor/Master Program in Germany:
For Bachelor: Minimum 2 years of education after intermediate
For Master: Minimum 4 years of education after intermediate
4 Months of German Language in Pakistan
2. Quick Package: Start learning German language in Germany
Courses for Intermediate, Bachelor & Master students in all fields
FEE PAYABLE DIRECTLY TO THE SCHOOL IN GERMANY
(Starting installment 2000 Euros, Embassy appearance 4-6 Months)
3. Master in Theology (English Program)
Requirement Minimum 4 years of Bachelor in Humanities, History, Linguistics, Politics or other related fields, IELTS 6.0 Band
4. English Bachelor Programs Engineering/Business
Requirement O-Level, A-Level, First year & Intermediate
Consultancy + Admission + Documentation / Even after reaching Germany, pick up service from airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office: +49 7940 5035030, Fax: +49 7940 5035031 Mob: +49 176 56433243
Email: info@erfolgteam.com, Skype: erfolgteam, www.erfolgteam.com

زدجام عشق مردانہ طاقت کی مشہور دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PH:047-6212434,6211434

مکان برائے فروخت
پانچ مرلہ فرنٹ
6/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0333-9799870

وردہ فیبرکس (نقالوں سے ہوشیار)
میٹرک کی طالبات کیلئے خوشخبری
27 فروری کی پارٹی کے لئے مارکیٹ سے ہٹ کر جدید ڈیزائن کیلئے ڈریس صرف وردہ فیبرکس سے حاصل کریں
چیمہ مارکیٹ بالمقابل الائیڈ بینک اقصیٰ روڈ ربوہ
0333-6711362

داخلہ برائے 6th، 9th کلاس 2014-15
کلاس 5th اور 8th کے سالانہ امتحان میں شامل ہونے والے طلباء کے لئے اگلی کلاسز میں داخلہ کیلئے یکم مارچ تا 26 مارچ 2014ء فری کوچنگ کلاسز ہوں گی۔ 27 مارچ کو ان کلاسز کا ٹیسٹ ہوگا۔ صرف کامیاب طلبہ کو داخلہ ملے گا۔ مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں۔
پرنسپل سٹی پبلک سکول
دارالصدر جنوبی ربوہ Ph:0476214399

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

FR-10

جینٹس لیڈیز اور چلڈرن۔ جدید اور معیاری ورائٹی کے لئے
سروس شوز پوائنٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ 047-6212762
/servisshoespointrabwah